تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب

اور

زوجہ محترمہ سیدہ تنویر الاسلام صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَیُطِیۡعُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ ؕ اُولٰٓئِکَ سَیَرۡحَمُہُمُ اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ (التوبہ:71)

وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے سیرت **"محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب اور زوجہ محترمہ سیدہ تنویر الاسلام صاحبہ"**

محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب 13 نومبر 1925ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت مصلح موعودؓ و حضرت سیّدہ ام ناصر صاحبہؓ کے بیٹے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بھائی اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ماموں تھے۔
آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مولوی فاضل پاس کیا تھا۔
آپ کا نکاح 30 مارچ 1945ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سیّدہ تنویر الاسلام صاحبہ بنت مکرم سید عبدالسلام صاحب آف سیالکوٹ کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ اُس دن حضورؓ نے اپنے دو بیٹوں اور دو بیٹیوں کے نکاح اکٹھے پڑھائے تھے۔ خطبہ جمعہ کے آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:
"مَیں آج چند نکاحوں کا اعلان کرنے لگا ہوں اِن میں سے چار میرے اپنے بچوں کے نکاح ہیں۔ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کو پورا کرنے کے لیے کہ

عمُوں کا ایک دن اور چار شادی
سُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ

یہ چار نکاح اکٹھے رکھے ہیں۔ یہ چار نکاح خلیل احمد، حفیظ احمد، امۃ الحکیم اور امۃ الباسط کے ہیں۔ ان میں سے تین کی والدہ فوت ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور اُس کے قبضہ میں ہے کہ اُس نے جس طرح ہمیں عمُوں کا ایک دن اور چار شادیاں دکھائی ہیں وہ اُن روحوں کو بھی خوش اور مسرور کر دے۔ مَیں نے اپنے بچوں کے نکاحوں میں کبھی بھی اس بات کو مدِّ نظر نہیں رکھا کہ ان کے نکاح آسودہ حال اور مالدار لوگوں میں کیے جائیں اور مَیں نے جماعت کے لوگوں کو بھی یہی نصیحت کی ہے۔"
(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 615)

سامعین! یہ نصیحت آج بھی اُن لوگوں کے لیے اہم ہے جو اپنے بچوں کے رشتے کرتے وقت اس بات کا خیال نہیں رکھتے۔

آپ کی شادی کی تقریب 1948ء میں منعقد ہوئی۔ 18 جنوری 1948ء کو بارات لاہور سے سیالکوٹ گئی جس میں حضرت ام ناصرؓ، حضرت چھوٹی آپا، حضرت مہر آپا، خاندان کی بعض صاحبزادیاں، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ اور ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب شامل تھے۔ بارات 19 جنوری 1948ء کو واپس لاہور آئی۔

(روزنامہ الفضل لاہور 21 جنوری 1948ء)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا جن میں مکرم ڈاکٹر مرزا لئیق احمد صاحب، مکرم مرزا زبیر احمد صاحب، مکرمہ امۃ الولی صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا شکیل احمد مبرور صاحب اور مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ اہلیہ مکرم ہدایت اللہ خان صاحب شامل ہیں۔

سامعین! صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ اس کے بعد مولوی فاضل کیا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنی سندھ کی زمینوں کے ادارے ایم این سینڈیکیٹ میں خدمت پر مامور کیا تھا جہاں آپ 1955ء تا 1963ء تک خدمت کرتے رہے۔ اس کے بعد اپنا کاروبار کیا۔ آپ میں صبر و تحمل بہت زیادہ تھا۔ آپ چھوٹے بڑے یا ملازم سے ہمیشہ نرم اور نیچی آواز میں بات کرتے تھے۔ آپ کی آواز صرف تلاوتِ قرآن کریم کے وقت اونچی ہوا کرتی تھے۔ غریبوں کے ہمدرد تھے۔

آپ 2008ء سے ہارٹ اٹیک کے بعد صاحبِ فراش تھے۔ مورخہ 14 اور 15 جولائی 2012ء کی درمیانی شب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں وفات پاگئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 86 سال تھی۔

آپ کی نماز جنازہ مورخہ 15 جولائی 2012ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ آپ کی تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔

(روزنامہ الفضل 17 جولائی 2012ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20 جولائی 2012ء کو نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

”دوسرا جنازہ مکرم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بیٹے تھے۔ چھیاسی سال کی عمر میں چودہ پندرہ جولائی کی درمیانی شب کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ حضرت ام ناصر کے بطن سے یہ پیدا ہوئے تھے اور بڑے نرمی سے بات کرنے والے، غریبوں سے حسن سلوک کرنے والے تھے۔ انہوں نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اُس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سنڈیکیٹ جو سندھ میں زمینوں کا اپنا ادارہ تھا وہاں ان کو بھیج دیا تھا۔ تو اُس کے بعد پھر وہی کام کرتے تھے۔ جب یہ بند ہو گیا تو پھر یہ اپنا ہی کاروبار کرتے رہے۔ خلافت سے بھی ان کا بڑا تعلق تھا۔ مجھے باقاعدگی سے خط بھی لکھا کرتے تھے اور بڑے اخلاص و وفا کا تعلق انہوں نے ہمیشہ ظاہر کیا۔ میرے ماموں تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔“

سامعین! اب خاکسار کچھ مختصر ذکر آپ کی زوجہ **محترمہ سیدہ تنویر الاسلام صاحبہ** کا کرے گا۔

محترمہ سیدہ تنویر الاسلام صاحبہ 1926ء میں حضرت سید میر عبد السلام صاحب اور حضرت سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئیں۔

حضرت سید میر عبد السلام صاحب رضی اللہ عنہ سیالکوٹ کے معروف صحابی حضرت حکیم سید میر حسام الدین صاحبؓ کے پوتے اور حضرت سید محمود شاہ صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ آپ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے قادیان میں 21 مئی 1905ء کو بعد نماز ظہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحبؓ کی بیٹی حضرت سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ کے ساتھ پڑھا۔

(بدر 18 مئی 1905ء صفحہ 6)

حضرت سید میر عبد السلام صاحبؓ نے بطور امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ 1930ء کی دہائی میں انگلستان پہنچے اور پھر وہیں کے ہو کر رہ گئے۔

1936ء میں جب خلافت احمدیہ کے خلاف فتنہ اٹھا تو جماعت احمدیہ لندن نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے اظہار عقیدت اور خلافت سے وابستگی کے لیے ایک جلسہ کیا جس میں حضرت سید میر عبد السلام صاحبؓ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

"خلافت فی حد ذاتہٖ اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان فضل اور اس کی ایک بڑی نعمت ہے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وجود ہمیں اس قدر محبوب ہے کہ ہم آپ کے خلاف کسی آواز کو خواہ وہ کس قدر دھیمی ہو فراموش نہیں کر سکتے"

(الفضل 22/ اگست 1937ء صفحہ 2)

حضرت میر عبد السلام صاحبؓ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے اور ہندوستان کی ٹیم میں بطور باؤلر کے شامل تھے۔ بعد میں آپؓ مستقلاً لندن مقیم ہو گئے۔ آپؓ کو انگریزی زبان پر زبردست عبور حاصل تھا۔ بہت عالم فاضل شخصیت تھے۔ اتوار کو ہائیڈ پارک کارنر میں اسلام واحمدیت پر تقاریر کیا کرتے تھے۔ علم کا سمندر تھے۔ حضرت میر صاحبؓ کی وفات لندن میں واقع ہوئی اور بروک وڈ میں اُن کی تدفین ہوئی۔

(ماخوذ از چند خوشگوار یادیں)

حضرت سیدہ فضیلت بیگم صاحبہؓ نے 19/ اپریل 1975ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

سیدہ تنویر الاسلام صاحبہ 1948ء میں نظام وصیت میں بھی شامل ہوئیں۔ نہایت منکسر المزاج، دعا گو، نمازوں اور تہجد کی پابند تھیں۔ لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ 2012ء میں خاوند اور 2017ء میں بیٹے ڈاکٹر مرزا لئیق احمد صاحب کی وفات کا صدمہ بڑے صبر سے برداشت کیا۔

7 دسمبر 2019ء کو 93 سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 13 دسمبر 2019ء کو نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ خطبہ جمعہ کے آخر پر آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

"پہلا (جنازہ) مکرمہ سیدہ تنویر الاسلام صاحبہ کا ہے جو مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ 7 دسمبر کو 91 سال کی عمر میں یہ وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کا خاندانی تعارف اس طرح ہے۔ ان کے والد کا نام میر عبد السلام تھا اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیرینہ اور مخلص صحابی حضرت میر حسام الدین صاحبؓ کی پڑپوتی تھیں ... حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو تھیں۔ حضرت میر حسام الدین صاحبؓ بڑے مشہور صحابی ہیں۔ آپ 1839ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے تھے اور سیالکوٹ کے بڑے معروف حکیم تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جب سیالکوٹ میں قیام پذیر تھے تو حکیم صاحب دواسازی اور مطب کیا کرتے تھے۔ اس زمانے میں حضرت اقدسؑ کی رہائش ان کے مکان کے ایک حصہ میں بھی رہی ہے اور 1877ء میں حضرت اقدسؑ سیالکوٹ تشریف لائے تو حکیم صاحب کے مکان پر ایک دعوت کی تقریب میں تشریف لے گئے۔ حضرت اقدسؑ کی وہ پاکیزہ جوانی اور نمونہ تھا کہ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تو وہ لوگ جو نیک اور سعید فطرت تھے اور فہم و فراست کے نور سے حصہ پانے والوں میں سے تھے انہوں نے آپؑ کو قبول کیا اور سیالکوٹ کے جن احباب نے آپؑ کو قبول کیا ان میں سے اخلاص و وفا میں یہ گھرانہ بھی سر فہرست تھا۔

(ماخوذ از احمد علیہ السلام سیرت و سوانح (غیر مطبوعہ) مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب جلد 2 صفحہ 468)

... بہرحال مکرمہ سیدہ تنویر الاسلام صاحبہ ان کی نسل میں سے تھیں اور یہ ... سیالکوٹ میں پیدا ہوئیں اور پھر جنوری 1948ء میں ان کی شادی مرزا حفیظ احمد صاحب سے ہوئی اور اس طرح یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بہو بنیں۔ ان کو 1956ء سے لے کر 2008ء تک مختلف اوقات میں تقریباً اڑتالیس سال مرکزی لجنہ کی سیکرٹری نمائش کے طور پر خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ اسی طرح اَور بھی ان کی خدمات ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ان کا بہت پیار کا تعلق تھا۔ تہجد کا بہت خیال رکھنے والی تھیں بلکہ ان کی ملازمہ نے بتایا کہ جس رات ان کی وفات ہوئی ہے اُس رات بھی تین بجے کے قریب تہجد ادا کی اور پھر سو گئیں اور اسی حالت میں ان کی وفات ہو گئی۔ ان کی بیٹی کہتی ہیں کہ مجھے بتاتی تھیں کہ جب مَیں بیاہ کر، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بہو بن کے اس خاندان میں آئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت ام ناصرؓ نے مجھے اتنا پیار اور عزت اور محبت دی کہ میکے کی یاد مجھے بالکل بھول گئی۔ پھر انہوں نے بہت حوالے بھی دیے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے باتیں یاد تھیں اور اچھی یادداشت تھی۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور رحم فرمائے۔ درجات بلند کرے۔"

اللہ تعالیٰ آپ دونوں کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

مغفرت بے حساب ہو جائے
مرحمت لا جواب ہو جائے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ منصور چوہدری۔ جرمنی)

✿✿✿✿